باب ہفتم

اسلامی اورعصرِ حاضر کے تقاضے

اسلام میں علم کی اہمیت

مشق

سوال نمبرا: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

ا۔ علم کا مقصد ہے:

(الف) دولت کا حصول (ب) شہرت کا حصول

(ج) عہد کا حصول

(د) ✓ رضائے الٰہی کا حصول

۲۔ سب سے پہلی آیات میں کس مضمون کا ذکر ہے؟

(الف) ✓ علم کا (ب) عبادت کا

(ج) اخلاق کا (د) معاملات کا

۳۔ حکمت مومن کے لیے ہے:

(الف) غنیمت کا مال (ب) تجارت کا مال

(ج) ✓ گم شدہ مال (د) امانت کا مال

۴۔ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے:

(الف) مال دار مومن (ب) ✓ طاقتور مومن

(ج) اقتدار والا مومن (د) شہرت والا مومن

۵۔ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں:

(الف) حکام (ب) تجار

(ج) ✓ علماء (د) مجاہدین

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

ا۔ علم کی اہمیت پر ایک آیتِ کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرمادے گا جو تم میں سے (کامل) ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔

(المجادلۃ: 11)

۲۔ علم کی اہمیت پر ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 224)

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کا کیا فدیہ مقرر فرمایا۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسلم بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کو بدر کے قیدیوں کا فدیہ مقرر کیا۔

۴۔ چند مسلمان سائنسدانوں کے نام لکھیں۔

جواب: مسلم سائنسدانوں میں خالد بن یزید، زکریا، رازی، ابن سینا اور جابر بن حیان شامل ہیں۔

۵۔ اسلام میں علم کے حصول کا کیا مقصد ہے۔

جواب: اسلام میں علم کے حصول کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت لکھیے۔

جواب: قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت:۔

اسلام میں علم کی فضیلت واہمیت، ترغیب وتاکید جس

انداز میں پائی جاتی ہے، اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی اور علم کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود بھی علم حاصل کیا اور تمام لوگوں کو علم کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

اپنے آپ پر معلم ہونے پر فخر محسوس کر رہے ہیں۔ قرآنِ پاک کی سورہ العلق کی پہلی پانچ آیتیں جو نازل فرمائی گئیں ان سے بھی علم اور قلم کی اہمیت و عظمت ظاہر ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: آپ (خاتم النبیین ﷺ) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) پڑھیے اور آپ ﷺ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

علم و حکمت اور دین و دانائی کا درجہ اسلام میں کس قدر بلند ہے اس کا اندازہ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے ہوتا ہے۔

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اُسے بہت بڑی بھلائی دے دی گئی ہے اور نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

اہل علم کا صرف یہی مقام و مرتبہ نہیں ہے کہ انہیں تمام دنیا پر فضیلت دی گئی بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے علماء کو انبیاء کا وارث اور جانشین قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عابد کو عالم پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو تاروں پر۔ بلاشبہ علماء ہی پیغمبروں کے واث ہیں۔ (سنن ابوداؤد 3157)

لیکن علم کا حصول اور علم دینے کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔ الہٰذا اسلام کی نظر میں وہی علم معتبر ہے جو نفع بخش ہو۔ قرآن و

حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ علم حاصل کرنا کتنا ضروری ہے اور اہم ہے۔

۲۔ اسلام کی نظر میں علم کا دائرہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں علم کا دائرہ کار:

اسلام میں علم کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور قرآن کریم میں انسان کو دینی اور دنیوی مسائل سیکھنے کا حکم ملا ہے۔

(1) تعلیم ایک فطری تقاضا ہے:

علم حاصل کرنا انسان کا فطری تقاضا ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے۔ اس لیے وہ انسان کے اس حق کو تسلیم کرتا ہے اور حصول علم کے پورے مواقع اور تمام ممکن سہولیات انسان کو فراہم کرتا ہے۔

(2) نظریہ حیات کی اشاعت و فروغ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس لیے علم کے ذریعے اپنی تہذیب و ثقافت کو استحکام بخشتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے علم ہی کی بدولت عرب قوم کو زمین کے تہ خانوں سے نکال کر فلک الافلاک پر پہنچا دیا اور عرب کے اُمیوں کے سر پر بادشاہت کا تاج سجا دیا۔

(3) اسلام اور سائنسی تعلیم:

قرآن کریم میں کئی مقامات پر کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ہمارے اسلاف نے کائنات کے ہر ذرہ میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کر کے اس کائنات کو مسخر کیا۔ مسلم علماء فلسفہ طبیعات اور سائنسی ایجادات و اختراعات کے ماہر موجد گزرے ہیں اور آج کے جدید دور میں بھی ترقی یافتہ قومیں ہمارے اسلاف کی تحقیقات کی معترف ہیں۔ مسلم سائنسدانوں میں خالد بن یزید، زکریا رازی، ابن سینا، الخوارزمی، ابو ریحان البیرونی، جابر بن حیان، عمر خیام اور الزہراوی جیسے سائنس دان شامل ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو ایک نئی سمت کی جانب گامزن کر دیا۔

www.downloadclassnotes.com

(4) نفع رسانی:

اسلام میں علم کے حصول کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہ ہے کہ خدمتِ خلق کر کے اپنے آپ کو نفع بخش بناؤ اور ضرر رسانی سے بچو۔ آپؐ دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہیں''۔

(5) علم و عمل:

علم و عمل میں توازن بھی اسلامی نظام تعلیم کی خصوصیت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

آدمی اُس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے۔

۳۔ علم نافع اور غیر نافع کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: علم نافع اور غیر نافع کے بارے میں اسلام کی تعلیمات:

علم وہ مفید چیز ہے جس سے دوسرے انسانوں کو فائدہ پہنچے اگر چہ خصوصیت علم میں نہیں تو بے کار ہے۔ جس علم سے صرف خواہشات نفسانی وابستہ ہوں اس سے انسانیت کو کم فائدہ پہنچتا ہے اس لیے اسلام کی نگاہ میں علم کا نفع رساں اور نتیجہ خیز ہونا ضروری ہے اسلام میں علم کے حصول کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔ اسلام کی نظر میں وہی علم معتبر ہے جو نفع بخش ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو علم نفع بخش نہ ہو اس کی مثال اس خزانے جیسی ہے، جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (مسند احمد: 10476)

اگر علم حاصل کرنے کے بعد اگر آدمی کے اندر یہ صفت پیدا نہ ہوئی تو ایسا علم کسی کام کا نہیں۔ اخلاقی خوبیاں اس وقت پیدا ہوں گی جب ہم علم سے آراستہ و پیراستہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق عمل کریں گے۔

اسلام اور امن عامہ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ **السلام علیکم ایک دعا ہے:**

(الف) رحمت و عافیت کی (ب) مال و دولت کی

(ج) عزت و شہرت کی **(د) ✓ امن و سلامتی کی**

۲۔ **امن عامہ کے مفہوم میں داخل ہے:**

(الف) حکمرانوں کے لیے سلامتی

(ب) سرکاری ملازمین کے لیے سلامتی

(ج) مالداروں کے لیے سلامتی

(د) ✓ ہر فرد کے لیے سلامتی

۳۔ **امن عامہ قائم کرنے کے لیے بہت ضروری ہے:**

(الف) ✓ قانون کا نفاذ

(ب) سخت سزائیں دینا

(ج) لوگوں کے حقوق تلف کرنا

(د) نقل و حرکت پر پابندی لگا دینا

۴۔ **جان و مال اور عزت کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔**

(الف) صلح حدیبیہ میں **(ب) ✓ حجۃ الوداع میں**

(ج) عمرۃ القضاء میں (د) غدیر خم میں

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ **امن و سلامتی کا وسیع تر مفہوم کیا ہے؟**

www.downloadclassnotes.com

جواب: امن سے مراد یہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد کو سماجی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے حقوق اور تحفظ حاصل ہو اور امن عامہ یا سلامتی سے مراد معاشرے میں تمام لوگوں کی مجموعی سلامتی اور امن ہے۔

۲۔ امن عامہ خراب ہونے کی دو اہم وجوہات لکھیں۔

جواب: امن عامہ خراب ہونے کی سب سے بڑی وجہ عدل کا نہ فراہم ہونا اور دوسری بڑی وجہ آپس میں اتحاد اور تعاون کا نہ ہونا ہے۔ جو معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

۳۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی پاک ﷺ نے امن وسلامتی کے پیغام کے لیے کیا اصول دیے؟

جواب: لوگوں کی املاک، جان اور خون کی حرمت کا جو واشگاف اعلان خطبہ حجۃ الوداع میں ملتا ہے اس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی۔

۴۔ قانون شکنی کا امن عامہ کے قیام سے کیا تعلق ہے؟

جواب: کسی بھی معاشرے کی خوش حالی کا دارومدار وہاں کے امن وامان اور سلامتی پر ہوتا ہے قانون شکنی سے معاشرے کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتی ہے اس لیے امن عامہ کے قیام کے لیے قانون پر عمل درآمد کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

۵۔ اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لوگوں سے سلوک امن عامہ کے فروغ میں کیسے مددگار تھا؟

جواب: اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کی سیرت کا ایک خاص پہلو رشتے داروں، غلاموں کے علاوہ امن عامہ کو تقویت ملتی ہے اور تمام معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ امن عامہ کا مفہوم واضح کریں اور اسے خراب کرنے والے عوامل کے بارے میں لکھیں۔

جواب: امن عامہ کا مفہوم:

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور امن کو پسند کرتا ہے۔ امن سے مراد یہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد کو تمام امتیازات سے بالاتر ہو کر سیاسی، مذہبی اور معاشی اعتبار سے نہ صرف حقوق حاصل ہو بلکہ ان کو تحفظ حاصل ہو اور اصطلاحی معنی میں امن عامہ سے مراد تمام لوگوں کی مجموعی سلامتی اور امن ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو اور ہر قسم کے انسانوں کو امن وسلامتی کی ضمانت دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جو لوگوں کی جان اور مال کو امن دے۔“ (مسند احمد:1256)

امن عامہ کو خراب کرنے والے عوامل:

امن عامہ کو خراب کرنے والے بے شمار عوامل ہیں جیسے کہ رشوت، دھوکہ دہی، انصاف کا نہ ملنا، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، اقربا پروری، غریب اور امیر میں فرق، نسل پرستی اور بے حیائی جیسے عوامل امن عامہ کو خراب کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ سب سے بڑا عمل قانون پر عمل درآمد نہ کرنا اور نہ کروانا۔ امن عامہ کی صورتحال میں سب سے زیادہ بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ جس سے معاشرے تباہی کے دہانے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور امن عامہ کی صورتحال خراب رہتی ہے۔

۲۔ امن عامہ کے فوائد وثمرات تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: امن عامہ کے فوائد واثرات:

معاشرے میں امن وسلامتی کے نتیجے میں جو فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

-1 ہر کسی کو اپنی صلاحیت کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔

-2 ذہنی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

-3 عبادت میں لذت ملتی ہے اور خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

-4 بھائی چارے کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

-5 لوگوں کے دلوں میں ریاست سے وفاداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور مجموعی مفاد کی خاطر ذاتی مفاد کو قربان کرنے کے لیے لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ وہاں کاروباری، تجارتی، معاشی اور سماجی سرگرمیاں فروغ پاتی ہیں جس سے لوگوں کی مالی حالت بہتر ہوتی ہے اور ملک ترقی کرتا ہے۔

۳۔ ریاست مدینہ کے اندر چند سالوں میں امن وامان کا قیام کیسے ممکن ہوا؟ آج ہم یہ مقصد کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا دین ہے اور خود نبی پاک ﷺ کا سوہ مبارکہ من وسلامتی کا کھلم کھلا پیغام ہے۔ آپ ﷺ نے جب مدینہ کی ریاست کو سنبھالا تو آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور امن وامان اور صحابہ کرام کی جو بلند تربیت آپ ﷺ نے فرمائی تھی اُن کے کردار اور بہترین امن امان اور تمام عوام کے حقوق کا نفاذ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے نافذ کیا اس کی بدولت ریاستِ مدینہ میں چند سالوں میں ہی امن وامان قائم ہو گیا۔ ظلم وستم اور جبر وابتداء کا خاتمہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے تمام لوگوں کے لیے ایک جیسے ہی حقوق مقرر فرمائیں۔ آج کے دور میں بھی ہم آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اور اپنی پالیسیوں کو نافذ کر کے اپنے ملک میں امن وامان کی صورتحال ریاست مدینہ کے جیسی بنا سکتے ہیں۔

اضافی سوالات

ا۔ قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس طرح قدرت کا انظام فطری قوانین اور نظم وضبط کے تحت چل رہا ہے اسی طرح معاشرے میں بھی دینی، اخلاقی، معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے قانون کے احترام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ اسلامی قانون کے مآخذ کون کون سے ہیں؟

جواب: اسلامی قانون کو شریعت کہا جاتا ہے۔ شریعت کے بنیادی مآخذ قرآن وسنت ہیں۔

۳۔ قانون پر عمل کرنے کی دو وجوہات بتائیں۔

جواب: 1- ایک کہ جب کوئی قانون پر عمل کرے اور عزت واحترام کرے۔

-2 قانون پر عمل نہ کرنے پر سزا کا خوف ہو۔

☆☆☆☆☆

ہے کہ آپ کی شخصیات بے پناہ خوبیوں کا مجموعہ تھی اور ہمارے لیے نعمتِ خداوندی سے کم نہیں تھے۔ اپنی علماء و مفکرین کی بدولت اسلام برصغیر کے مختلف علاقوں میں پھیلا اور لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں ہمیں بھی اپنی زندگیوں کو اپنی علماء و مفکرین کے جلتے ہوئے چراغوں سے روشنی لے کر نہ صرف خود استفادہ کرنا چاہیے بلکہ یہ روشنی آگے بھی پھیلانی چاہیے۔

اضافی سوالات

۱۔ امام شافعیؒ کا وصال کب ہوا؟

جواب: آپؒ نے 55 برس کی عمر میں 204ھ میں مصر میں وفات پائی۔

۲۔ امام شافعیؒ کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: آپؒ کا مزار مبارک قاہرہ، مصر میں ہے۔

و۔ فاتحین

موسیٰ بن نصیرؒ، طارق بن زیادؒ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ اُندلس کا نیا نام ہے:

(الف) فرانس (ب) ترکی

(ج) ✓ **اسپین** (د) مراکش

۲۔ موسیٰ بن نصیر کی پیدائش دور میں ہوئی:

(الف) حضرت ابوبکرؓ کے

(ب) ✓ حضرت عمر فاروقؓ کے

(ج) حضرت عثمان غنیؓ کے

(د) حضرت علیؓ کے

۳۔ اندلس افریقہ کے ساحل سے کس جانب واقع ہے؟

(الف) ✓ مشرق (ب) مغرب

(ج) شمال (د) جنوب

۴۔ مسلمانوں نے اندلس یعنی اسپین پر حکومت کی:

(الف) پانچ سو سال تک (ب) چھ سو سال تک

(ج) سات سو سال تک (د) ✓ **آٹھ سو سال تک**

۵۔ طارق بن زیاد کے لشکر کی تعداد تھی:

(الف) تین ہزار (ب) چار ہزار

(ج) پانچ ہزار (د) ✓ **12ہزار**

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ موسیٰ بن نصیر کے والد کا مختصر تعارف کروائیں۔

جواب: موسیٰ بن نصیر کے والد ابتدا میں ایک عیسائی اور غلام تھے لیکن قبول اسلام کے بعد ان کے مالک عبد العزیز بن مروان نے انہیں آزاد کر دیا۔

۲۔ موسیٰ بن نصیر نے بربر قبائل کو کس طرح اپنی طرف مائل کیا؟

جواب: موسیٰ بن نصیر افریقہ پہنچے تو انہوں نے قبائل میں گھل مل کر انہیں یقین دلایا کہ مسلمان کی حیثیت سے موسیٰ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں اس انداز پر بربر قبائل کو خوشگوار حیرت ہوئی اور انہوں نے بغاوت چھوڑ دی۔

۳۔ فتح سے پہلے اندلس کے کیا حالات تھے؟

جواب: فتح سے پہلے اندلس میں یہودیوں اور دیگر اقلیتوں کو شدید

www.downloadclassnotes.com

ظلم وجبر کا سامنا تھا۔

۴۔ طارق بن زیاد کب پیدا ہوئے؟

جواب: طارق بن زیاد 680 سن عیسوی میں پیدا ہوئے۔

۵۔ طارق بن زیاد نے اپنی فوج کو کشتیاں جلانے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: طارق بن زیاد کے لشکر کی تعداد بہت کم تھی اس لیے اس نے اپنی فوج کو کشتیاں جلانے کا حکم دے ڈالا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب فتح ہوگی یا شہادت مقدر بنے گی۔

۶۔ طارق بن زیاد اور راڈرک کی جنگ کس نتیجے پر ختم ہوئی؟

جواب: جنگ میں مسلمانوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ بادشاہ راڈرک کا ایک لاکھ کا لشکر تتر بتر ہو گیا۔ راڈرک خود میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ عیسائی لشکر کو شکست اور اسلام غالب ہوا۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ موسیٰ بن نصیر کے حالات زندگی پر تفصیلی تحریر لکھیں۔

جواب: موسیٰ بن نصیر کے والد ایک عیسائی تھے لیکن قبولِ اسلام نے انہیں آزاد کر دیا۔ موسیٰ بن نصیر کی پیدائش 19 ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ہوئی۔ موسیٰ بن نصیرؒ کی تعلیم و تربیت نہایت اچھے ماحول میں ہوئی۔ وہ بچپن ہی سے نہایت ذہین تھے۔ بنو امیہ کے حکمران عبد الملک نے موسیٰ بن نصیرؒ کو بصرہ میں خراج وصول کرنے کا افسر مقرر کیا۔

کچھ عرصہ بعد خلیفہ عبد العزیز نے انہیں اپنے پاس مصر میں بلایا۔ وہ موسیٰ کی دیانت و ذہانت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ انہیں عظیم کام سونپے جا سکتے تھے۔ چنانچہ انہیں افریقہ کا گورنر کا منصب دے دیا گیا۔ موسیٰ بن نصیر اچھے جرنیل ہی نہیں بلکہ اچھے منتظم بھی تھے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ مبلغ اور اصلاح کرنے والے تھے۔

موسیٰ بن نصیر ایسے جرنیل تھے کہ جس طرح بھی رخ کرتے کامیابی و کامرانی ان کی منزل ہوتی۔ دنیا ان کے حیرت انگیز کارناموں کو دیکھ کر حیران و پریشان رہ جاتی اور آج بھی ان کے کارنامے مشعلِ راہ ہیں۔

۲۔ طارق بن زیاد کے ہاتھوں فتح اندلس کی کہانی تفصیل سے لکھیں۔

جواب: طارق بن زیاد 680 سن عیسوی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق شمالی افریقہ کے مقامی بربر قبائل سے تھا۔ وہ بہادری اور عسکری قابلیت میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے۔ مسلم گورنر موسیٰ بن نصیر کی نظر جب طارق بن زیاد پر پڑی تو ان کی صلاحیتوں کے قائل ہو گئے۔ یوں موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو اپنی فوج کا سپہ سالار اور نائب بنا لیا۔

چونکہ اندلس کا بادشاہ بہت ظالم تھا، لوگ اس کی وجہ سے اندلس چھوڑ کر مراکش آنے لگے تھے۔ ان لوگوں نے مسلمان حکمرانوں سے درخواست کی کہ ان کو راڈرک کے ظلم و ستم سے نجات دلوائی جائے۔

موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو 7000 کا لشکر دے کر بھیجا۔ جبل الطارق کے نام سے مشہور پہاڑی کے پاس طارق بن زیاد نے اپنی فوج کو مخاطب کر کے کشتیاں جلانے کا حکم دیا اس کا مطلب یہ تھا کہ یا تو فتح ہوگی یا شہادت مقدر بنے گی اور کہا کہ جاؤ تمہارے سامنے دشمن ہے اور تمہارے پیچھے سمندر ہے تم اپنی جانوں پر کھیل جاؤ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ بادشاہ راڈرک کو جب

www.downloadclassnotes.com

طارق بن زیاد کے 7000 لشکر کی خبر ہوئی تو ایک لاکھ کی فوج لے آیا۔ طارق بن زیاد کی درخواست پر موسیٰ بن نصیر نے 5000 کا مزید لشکر بھیج دیا۔ 27 رمضان 92 ھ کی صبح کو جنگ کا آغاز ہوا۔ مسلمانوں نے بہادری کے جوہر دکھائے اور بادشاہ راڈرک کا ایک لاکھ کا لشکر تتر بتر ہو گیا۔ عیسائی لشکر کو شکست اور مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی اسلام اسلام غالب آگیا۔

یوں طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کی کاوشوں اور بہادری کی بدولت اندلس پر اسلام کا پرچم آٹھ سو سال تک لہرایا۔ اسلام کے اس بہادر جرنیل نے اپنی بقایا زندگی دمشق میں گزاری اور 725 سن عیسوی میں انتقال ہوا۔

۳۔ موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کے کردار، فتوحات، بہادری اور عزم و ہمت سے ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ وضاحت کریں۔

جواب: موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کی زندگی سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مشکلات اور آسانیاں دونوں ہی زندگی کا حصہ ہیں۔ سچا مسلمان وہی ہے، جو ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت مشکل حالات ہو، صبر کا دامن ہمیشہ تھامے رکھنا چاہیے۔ اس طرح سے ہم آخرت میں بہت بڑے اجر کے حقدار ٹھہریں گے۔ اس کے ساتھ یہ اہم سبق بھی ملتا ہے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا جائے کہ وہ حق کو غالب کرے گا۔ ان دونوں کے کارنامے آج بھی مشعل راہ ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

۱۔ والدین اور اساتذہ کی مدد سے اسلام کی تاریخ کے دیگر فاتحین کی ایک فہرست بنائی جائے۔

جواب: اسلام کی تاریخ کے دیگر فاتحین کی فہرست:

(i) حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(ii) سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

(iii) حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ

(iv) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

(v) محمود غزنویؒ

(vi) حضرت خالد بن ولیدؓ

اضافی سوالات

۱۔ ملک اسپین کا پرانا نام کیا ہے؟

جواب: ملک اسپین کا پرانا ہسپانیہ اور اندلس ہیں۔

۲۔ مسلمان سپہ سالاروں اور لیڈروں کی شجاعت اور بہادری پر کسی ایک سپہ سالار کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ابوالحسن علی بن ابی طالب ہاشمی پیغمبر اسلام کے چچازاد بھائی تھے۔ عثمان بن عفان کے بعد چوتھے خلیفہ راشد کے طور پر 656ء سے 661ء تک حکمرانی کی۔ غزوہ احد، خندق، خیبر اور غزوہ حنین وہ بڑی لڑائیاں ہیں جن میں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رہ کر بے نظیر بہادری کے جوہر دکھائے۔ اور کئی لڑائیوں میں رسول خدا ﷺ نے آپ کو تنہا بھیجا اور آپؓ نے شجاعت اور بہادری دکھائی۔ آپؓ شیر خدا تھے۔ بہت بہادر تھے لیکن آپؓ نے کبھی عورتوں اور بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔ کبھی مال غنیمت کی طرف رخ نہیں کیا۔

باب ھفتم

اسلامی اور عصرِ حاضر کے تقاضے

اسلام میں علم کی اہمیت

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ علم کا مقصد ہے:
(الف) دولت کا حصول (ب) شہرت کا حصول
(ج) عہد کا حصول
(د) ✓ رضائے الٰہی کا حصول

۲۔ سب سے پہلی آیات میں کس مضمون کا ذکر ہے؟
(الف) ✓ علم کا (ب) عبادت کا
(ج) اخلاق کا (د) معاملات کا

۳۔ حکمت مومن کے لیے ہے:
(الف) غنیمت کا مال (ب) تجارت کا مال
(ج) ✓ گم شدہ مال (د) امانت کا مال

۴۔ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے:
(الف) مال دار مومن (ب) ✓ طاقتور مومن
(ج) اقتدار والا مومن (د) شہرت والا مومن

۵۔ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں:
(الف) حکام (ب) تجار
(ج) ✓ علماء (د) مجاہدین

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ **علم کی اہمیت پر ایک آیتِ کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: ترجمہ: اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرمادے گا جو تم میں سے (کامل) ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔
(المجادلۃ: 11)

۲۔ **علم کی اہمیت پر ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
(سنن ابن ماجہ: 224)

۳۔ **حضور اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کا کیا فدیہ مقرر فرمایا۔**

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسلم بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کو بدر کے قیدیوں کا فدیہ مقرر کیا۔

۴۔ **چند مسلمان سائنسدانوں کے نام لکھیں۔**

جواب: مسلم سائنسدانوں میں خالد بن یزید، زکریا، رازی، ابن سینا اور جابر بن حیان شامل ہیں۔

۵۔ **اسلام میں علم کے حصول کا کیا مقصد ہے۔**

جواب: اسلام میں علم کے حصول کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ **قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت لکھیے۔**

جواب: قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت:۔

اسلام میں علم کی فضیلت و اہمیت، ترغیب و تاکید جس

www.downloadclassnotes.com

انداز میں پائی جاتی ہے، اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی اور علم کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود بھی علم حاصل کیا اور تمام لوگوں کو علم کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

اپنے آپ پر معلم ہونے پر فخر محسوس کر رہے ہیں۔ قرآن پاک کی سورہ العلق کی پہلی پانچ آیتیں جو نازل فرمائی گئیں ان سے بھی علم اور قلم کی اہمیت و عظمت ظاہر ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: آپ (خاتم النبیین ﷺ) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) پڑھیے اور آپ ﷺ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

علم و حکمت اور دین و دانائی کا درجہ اسلام میں کس قدر بلند ہے اس کا اندازہ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے ہوتا ہے۔

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اُسے بہت بڑی بھلائی دے دی گئی ہے اور نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

اہل علم کا صرف یہی مقام و مرتبہ نہیں ہے کہ انہیں تمام دنیا پر فضیلت دی گئی بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے علماء کو انبیاء کا وارث اور جانشین قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عابد کو عالم پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو تاروں پر۔ بلاشبہ علماء ہی پیغمبروں کے وارث ہیں۔ (سنن ابوداؤد 3157)

لیکن علم کا حصول اور علم دینے کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔ لہٰذا اسلام کی نظر میں وہی علم معتبر ہے جو نفع بخش ہو۔ قرآن و

حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ علم حاصل کرنا کتنا ضروری ہے اور اہم ہے۔

۲۔ اسلام کی نظر میں علم کا دائرہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں علم کا دائرہ کار:

اسلام میں علم کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور قرآن کریم میں انسان کو دینی اور دنیوی مسائل سیکھنے کا حکم ملا ہے۔

(1) تعلیم ایک فطری تقاضا ہے:

علم حاصل کرنا انسان کا فطری تقاضا ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے۔ اس لیے وہ انسان کے اس حق کو تسلیم کرتا ہے اور حصول علم کے پورے مواقع اور تمام ممکن سہولیات انسان کو فراہم کرتا ہے۔

(2) نظریہ حیات کی اشاعت و فروغ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس لیے علم کے ذریعے اپنی تہذیب و ثقافت کو استحکام بخشتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے علم ہی کی بدولت عرب قوم کو زمین کے تہ خانوں سے نکال کر فلک الافلاک پر پہنچا دیا اور عرب کے اُمیوں کے سر پر بادشاہت کا تاج سجا دیا۔

(3) اسلام اور سائنسی تعلیم:

قرآن کریم میں کئی مقامات پر کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ہمارے اسلاف نے کائنات کے ہر ذرہ میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کر کے اس کائنات کو مسخر کیا۔ مسلم علماء فلسفہ طبیعات اور سائنسی ایجادات و اختراعات کے ماہر موجد گزرے ہیں اور آج کے جدید دور میں بھی ترقی یافتہ قومیں ہمارے اسلاف کی تحقیقات کی معترف ہیں۔ مسلم سائنسدانوں میں خالد بن یزید، زکریا رازی، ابن سینا، الخوارزمی، ابو ریحان البیرونی، جابر بن حیان، عمر خیام اور الزہراوی جیسے سائنس دان شامل ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو ایک نئی سمت کی جانب گامزن کر دیا۔

www.downloadclassnotes.com

(4) **نفع رسانی:**

اسلام میں علم کے حصول کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہ ہے کہ خدمتِ خلق کر کے اپنے آپ کو نفع بخش بناؤ اور ضرر رسانی سے بچو۔ آپؐ دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہیں''۔

(5) **علم و عمل:**

علم و عمل میں توازن بھی اسلامی نظام تعلیم کی خصوصیت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

آدمی اُس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے۔

۳۔ علم نافع اور غیر نافع کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: علم نافع اور غیر نافع کے بارے میں اسلام کی تعلیمات:

علم وہ مفید چیز ہے جس سے دوسرے انسانوں کو فائدہ پہنچے اگر چہ خصوصیت علم میں نہیں تو بے کار ہے۔ جس علم سے صرف خواہشات نفسانی وابستہ ہوں اس سے انسانیت کو کم فائدہ پہنچتا ہے اس لیے اسلام کی نگاہ میں علم کا نفع رساں اور نتیجہ خیز ہونا ضروری ہے اسلام میں علم کے حصول کا مقصد رضائے الٰہی ہے۔ اسلام کی نظر میں وہی علم معتبر ہے جو نفع بخش ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو علم نفع بخش نہ ہو اس کی مثال اس خزانے جیسی ہے جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (مسند احمد:10476)

اگر علم حاصل کرنے کے بعد اگر آدمی کے اندر یہ صفت پیدا نہ ہوئی تو ایسا علم کسی کام کا نہیں۔ اخلاقی خوبیاں اس وقت پیدا ہوں گی جب ہم علم سے آراستہ و پیراستہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق عمل کریں گے۔

اسلام اور امن عامہ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ السلام علیکم ایک دعا ہے:

(الف) رحمت و عافیت کی (ب) مال و دولت کی

(ج) عزت و شہرت کی (د) ✓ **امن و سلامتی کی**

۲۔ امن عامہ کے مفہوم میں داخل ہے:

(الف) حکمرانوں کے لیے سلامتی

(ب) سرکاری ملازمین کے لیے سلامتی

(ج) مالداروں کے لیے سلامتی

(د) ✓ **ہر فرد کے لیے سلامتی**

۳۔ امن عامہ قائم کرنے کے لیے، بہت ضروری ہے:

(الف) ✓ قانون کا نفاذ

(ب) سخت سزائیں دینا

(ج) لوگوں کے حقوق تلف کرنا

(د) نقل و حرکت پر پابندی لگا دینا

۴۔ جان و مال اور عزت کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔

(الف) صلح حدیبیہ میں (ب) ✓ **حجۃ الوداع میں**

(ج) عمرۃ القضاء میں (د) غدیر خم میں

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ امن و سلامتی کا وسیع تر مفہوم کیا ہے؟

www.downloadclassnotes.com

جواب: امن سے مراد یہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد کو سماجی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے حقوق اور تحفظ حاصل ہو اور امن عامہ یا سلامتی سے مراد معاشرے میں تمام لوگوں کی مجموعی سلامتی اور امن ہے۔

۲۔ امن عامہ خراب ہونے کی دو اہم وجوہات لکھیں۔

جواب: امن عامہ خراب ہونے کی سب سے بڑی وجہ عدل کا نہ فراہم ہونا اور دوسری بڑی وجہ آپس میں اتحاد اور تعاون کا نہ ہونا ہے۔ جو معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

۳۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی پاک ﷺ نے امن و سلامتی کے پیغام کے لیے کیا اصول دیے؟

جواب: لوگوں کی املاک، جان اور خون کی حرمت کا جو واشگاف اعلان خطبہ حجۃ الوداع میں ملتا ہے اُس کی نظیر نہیں اور نہیں ملتی۔

۴۔ قانون شکنی کا امن عامہ کے قیام سے کیا تعلق ہے؟

جواب: کسی بھی معاشرے کی خوش حالی کا دارومدار وہاں کے امن و امان اور سلامتی پر ہوتا ہے قانون شکنی سے معاشرے کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتی ہے اس لیے امن عامہ کے قیام کے لیے قانون پر عمل درآمد کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

۵۔ اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لوگوں سے سلوک امن عامہ کے فروغ میں کیسے مددگار تھا؟

جواب: اہل بیت اطہار اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کا ایک خاص پہلو رشتے داروں، غلاموں کے علاوہ امن عامہ کو تقویت ملتی ہے اور تمام معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ امن عامہ کا مفہوم واضح کریں اور اسے خراب کرنے والے عوامل کے بارے میں لکھیں۔

جواب: امن عامہ کا مفہوم:

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور امن کو پسند کرتا ہے۔ امن سے مراد یہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد کو تمام امتیازات سے بالاتر ہو کر سیاسی، مذہبی اور معاشی اعتبار سے نہ صرف حقوق حاصل ہو بلکہ ان کو تحفظ حاصل ہو اور اصطلاحی معنی میں امن عامہ سے مراد تمام لوگوں کی مجموعی سلامتی اور امن ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو اور ہر قسم کے انسانوں کو امن و سلامتی کی ضمانت دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جو لوگوں کی جان اور مال کو امن دے۔'' (مسند احمد:1256)

امن عامہ کو خراب کرنے والے عوامل:

امن عامہ کو خراب کرنے والے بے شمار عوامل ہیں جیسے کہ رشوت، دھوکہ دہی، انصاف کا نہ ملنا، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، اقربا پروری، غریب اور امیر میں فرق، نسل پرستی اور بے حیائی جیسے عوامل امن عامہ کو خراب کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ سب سے بڑا عمل قانون پر عمل درآمد نہ کرنا اور نہ کروانا۔ امن عامہ کی صورتحال میں سب سے زیادہ بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ جس سے معاشرے تباہی کے دہانے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور امن عامہ کی صورتحال خراب رہتی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

۲۔ امن عامہ کے فوائد و ثمرات تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: امن عامہ کے فوائد و اثرات:

معاشرے میں امن و سلامتی کے نتیجے میں جو فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

1- ہر کسی کو اپنی صلاحیت کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔

2- ذہنی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

3- عبادت میں لذت ملتی ہے اور خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

4- بھائی چارے کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

5- لوگوں کے دلوں میں ریاست سے وفاداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور مجموعی مفاد کی خاطر ذاتی مفاد کو قربان کرنے کے لیے لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ وہاں کاروباری، تجارتی، معاشی اور سماجی سرگرمیاں فروغ پاتی ہیں جس سے لوگوں کی مالی حالت بہتر ہوتی ہے اور ملک ترقی کرتا ہے۔

۳۔ ریاست مدینہ کے اندر چند سالوں میں امن و امان کا قیام کیسے ممکن ہوا؟ آج ہم یہ مقصد کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا دین ہے اور خود نبی پاک ﷺ کا سوہ مبارکہ امن وسلامتی کا کھلم کھلا پیغام ہے۔ آپ ﷺ نے جب مدینہ کی ریاست کو سنبھالا تو آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور امن و امان اور صحابہ کرام کی جو بلند تربیت آپ ﷺ نے فرمائی تھی اُن کے کردار اور بہترین امن امان اور تمام عوام کے حقوق کا نفاذ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے نافذ کیا اس کی بدولت ریاستِ مدینہ میں چند سالوں میں ہی امن و امان قائم ہوگیا۔ ظلم وستم اور جبر و ابتداء کا خاتمہ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے تمام لوگوں کے لیے ایک جیسے ہی حقوق مقرر فرمائیں۔ آج کے دور میں بھی ہم آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اور اپنی پالیسیوں کو نافذ کر کے اپنے ملک میں امن و امان کی صورتحال ریاست مدینہ کے جیسی بنا سکتے ہیں۔

اضافی سوالات

ا۔ قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس طرح قدرت کا انظام فطری قوانین اور نظم وضبط کے تحت چل رہا ہے اسی طرح معاشرے میں بھی دینی، اخلاقی، معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے قانون کے احترام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ اسلامی قانون کے مآخذ کون کون سے ہیں؟

جواب: اسلامی قانون کو شریعت کہا جاتا ہے۔ شریعت کے بنیادی مآخذ قرآن وسنت ہیں۔

۳۔ قانون پر عمل کرنے کی دو وجوہات بتائیں۔

جواب: 1- ایک کہ جب کوئی قانون پر عمل کرے اور عزت واحترام کرے۔

2- قانون پر عمل نہ کرنے پر سزا کا خوف ہو۔

☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com